شرح جوامع الکلم
مجموعہ ملفوظات
حضرت سید محمد بندہ نواز گیسو دراز رح
جمع کردہ
حضرت سید محمد اکبر حسینی رح فرزند شاں
تحقیق، ترجمہ وشرح
کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری
www.maktabah.org

مجموعہ ملفوظات

حضرت سیّد محمد بندہ نواز گیسُو دراز رح

جمع کردہ

حضرت سیّد محمد اکبر حسینی رح فرزند شاں

تحقیق، ترجمہ و شرح

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل

ناشران و تاجران کتب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ہمارے ساتھ بیٹھتے اور آدھی رات کو اُٹھ کر وضو کرتے تھے اور نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اس وقت آپ سے ایسی خوشبو اٹھتی تھی کہ گلاب عنبر اور مشک کی کیا مجال ہے۔ جب صبح کا وقت قریب آتا تو آپ ایسی آہِ فراق نکالتے تھے کہ جس سے بھونے ہوئے گوشت کی بو آتی تھی اور وہ بو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے جلے ہوئے دل کی ہوتی تھی۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ رونے لگے اور فرمایا کہ آپ ساری رات اپنے محبوب ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ لیکن جب صُبح ہوتی تھی تو آپ خلقت کے کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے اس لئے آپ کے دل سے ایسی آہ نکلتی تھی جو جگر جلا دیتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کی توبہ کا سبب

اس کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی توبہ کے دو سبب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ تمام رات دوستوں کے ساتھ شراب، کباب اور لونڈی میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دفعہ شراب ختم ہوئی تو خریدنے کے لئے دوکان پر گئے۔ راستے میں ایک معشوقہ کا گھر تھا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے ایسی آواز دی جوان دونوں کے درمیان مقرر تھی۔ معشوقہ باہر آئی اور گفتگو میں مشغول ہو گئے کہ ناگاہ موذن نے صُبح کی اذان دی۔ خواجہ عبداللہ نے کہا بہت دیر ہو گئی ہے۔ عشاء کی اذان بھی ہو گئی ہے۔ میرے دوست انتظار کر رہے ہوں گے۔ معشوقہ نے ہنس کر کہا کہ اے نادان! یہ عشاء کی اذان نہیں ہے۔ صبح کی آذان ہے۔ یہ سُن کر ان کے دل میں خیال آیا کہ افسوس اگر ایسا وقت کہ جس میں دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں گذرتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ چنانچہ آپ نے اُسی جگہ توبہ کر لی اور حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو گئے۔

آپ کی توبہ کا دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ آپ زرِ کثیر خرچ کر کے بازار سے ایک غلام خرید کر لائے اور اس سے کہا کہ روزانہ محنت مزدوری کر کے مجھے رقم لا دیا کرو۔ غلام نے کہا اے میرے آقا اگر آپ مجھے اپنی خدمت سے معذور رکھیں تو ہر روز نماز شام کے وقت آپ کو ایک دینار زر لا کر دیا کروں گا۔ یہ سُن کر آپ بہت خوش ہوئے اور اسے اپنی خدمت سے معذور کر دیا۔ غلام روزانہ صبح کے وقت غیب ہو جاتا تھا اور نماز شام کے وقت آ کر ایک دینار اپنے آقا کے سامنے رکھ دیتا تھا۔ یہ دیکھ کر گھر کے لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ غلام چور ہے۔ کیا ہے سارا دن غیب رہتا ہے۔ رات کو گھر آتا ہے

اور جونہی لوگ سو جاتے ہیں۔ یہ باہر نکل جاتا ہے اور دوسرے دن شام کے وقت واپس آ کر ایک دینا ر مالک کو دیتا ہے۔ چونکہ خواجہ عبداللہ مبارکؒ اس کے اندر صدق کی علامات دیکھ چکے تھے۔ کچھ عرصہ دیکھتے رہے۔ ایک رات نیند کا بہانہ بنا کر سو گئے۔ جب غلام باہر نکلا تو آپ اس کے پیچھے ہو لئے۔ آبادی سے گذر کر وہ ایک قبرستان میں پہنچا اور ایک قبر کے اندر داخل ہو گیا۔ آقا نے خیال کیا کہ شاید یہاں اس نے مال چھپا رکھا ہے۔ خاموشی سے بیٹھ کر دیکھتے رہے۔ جب نزدیک ہو کر جھانکا تو کیا دیکھتے ہیں کہ قبر اندر سے ایک کمرہ سا بنا ہوا اور اس کے اندر ایک نور کی قندیل روشن ہے اور غلام کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔ اور خدا کے ساتھ اس طرح غرق ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔ آقا نے اپنے دل میں کہا کہ اس کا وقت کیوں ضائع کروں۔ صبح کے وقت واپس آ کر اس کے قدموں پر گر جاؤں گا۔

جب صبح کے وقت واپس آئے تو غلام ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا کہ الٰہی تو نے مجھے ایک ایسے شخص کی غلامی میں رکھا ہے جو مجھ سے روزانہ ایک دینار طلب کرتا ہے۔ مجھ غریب کے پاس دینار کہاں ہیں۔ تو مجھے ایک دینار عطا کرتا کہ اُسے ادا کروں یہ کہنا تھا کہ ایک دینار ہوا سے اس کے ہاتھ پر آ گرا۔ آقا نے جب یہ معاملہ دیکھا تو فوراً غلام کے پاؤں پر گر گیا۔ غلام نے پوچھا تم کون ہو۔ آقا نے جواب دیا کہ میں تیرا غلام ہوں۔ غلام نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو اس کا آقا ہے۔ اس نے کہا اے میرے آقا تو نے میرا معاملہ دیکھ لیا ہے۔ آقا نے کہا ہاں۔ اچھی طرح دیکھا ہے۔ میں ساری رات اسی تجسس میں رہا ہوں۔ غلام نے کہا اچھا ایک طرف ہو جاؤ۔ تا کہ خدا تعالیٰ کا سجدہ کر لوں۔ اس نے سجدہ کیا اور جاں بحق ہو گیا۔ انا لِلّٰہِ و انا الیہ راجعون۔ یہ دیکھ کر خواجہ عبداللہ مبارک نے توبہ کی اور حق تعالیٰ کے ہو گئے۔

اگلے زمانے کے خریدار اور دکاندار کا حیرت انگیز کردار

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ سلوک طے کرنا اگلے زمانے میں بہت آسان تھا۔ اس لئے کہ ہر پیشہ ور اور کاروباری آدمی حق کے ساتھ مشغول اور سالک راہ حقیقت تھا۔ حضرت خواجہ سری سقطیؒ سقط فروشی [1] کے علاوہ بقال [2] بھی تھے۔ اسی طرح خواجہ ابوالحسن نوریؒ بھی تجارت کیا کرتے

---

1 سقط اس پھل کو کہتے ہیں۔ جو درخت سے خود بخود گر کر خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے سستا بکتا ہے

2 بقال یعنی کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرنے والا۔ مثل آٹا، دال، چینی وغیرہ۔